www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آگیا ہے۔ گو ابھی اس میں مزید گنجائش ہے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ داخلِ درس جن بعض کتب اور مؤلفین کا تذکرہ رہ گیا ہے، ان کی حیثیت زیادہ تر مقامی رہی ہے، نظامی کی نہیں رہی حتی الامکان شلاً ملتان کے اضلاع میں صرف میں نانو نچہ شاہ جمالی، صرف بہتر اولیٰ، نحو میں شرح مائۃ عامل گھوڑلوی متین، عبدالرسول، مغنی ابنِ ہشام، عبدالغفور، تکملہ، تفسیر میں جامع البیان نحو میں الفیہ ابنِ مالک ہر جگہ داخلِ درس ہے، جس کا غالباً تذکرہ رہ گیا ہے، منطق میں غلام یحییٰ، بدیع المیزان فلسفہ میں اشارات، حدیث میں بلوغ المرام، مؤطا محمد، مؤطا مالک، منتقی لابن تیمیہ، اصول فقہ میں ارشاد الفحول للشوکانی اصولِ حدیث میں الفیہ عراقی وغیرہ پڑھائے جاتے رہے ہیں اور کچھ ابھی پڑھائے بھی جا رہے ہیں۔ اسی طرح عقائد میں واسطیہ، حمویۃ لابنِ تیمیہؒ اور کتاب التوحید لمحمد بن عبدالوہابؒ بھی داخلِ نصاب رہی یا ہیں۔

بہر حال اس موضوع پر یہ تذکرہ بالکل نقشِ اول ہے اور ایک رہنما کی حیثیت رکھتا ہے، وہ طلبہ اور اساتذہ جو مدارسِ عربیہ اسلامیہ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے لیے یہ ایک قیمتی سرمایہ اور بصیرت افروز آئینہ ہے جس کے لیے ہم مؤلف کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

(۲)

جامِ طہور	جناب مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی
صفحات	تقریباً ۴۴۸
قیمت	۲۴/ روپے
پتہ	رحمانیہ دارالکتب۔ امین پور بازار۔ لائل پور

یہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ نثر میں ہے دوسرا نظم میں۔

نثر۔ اس میں موصوف کے خود نوشت سوانح، مقاماتِ مقدسہ کا تذکار، عقائد، عبادات (ارکانِ اسلام) کچھ حقوق و اخلاقیات اور زندگی ترغیب و ترہیب پر مشتمل آیات و احادیث ہیں۔

نظم۔ اسلامیات کے بعض اہم حصوں کو منظوم کیا گیا ہے۔ نعتیں ہیں، عشق و مستی اور حق پرستی کے زمزمے ہیں۔

مؤلف موصوف کو ایک دو دفعہ دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ان کی ذات میں ہم نے عموماً ایک وارفتگی جیسی کیفیت محسوس کی ہے جو "جامِ طہور" میں بھی پوری پوری نمایاں ہے۔ اس

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ